قسط اول

شراب نوشی کے دینی' و اخلاقی' معاشرتی و اجتماعی طبی و مادی نقصانات

محمد منیر قمر سیالکوٹی ○ ترجمان سپریم کورٹ، الخبر سعودی عرب

شراب کے بارے میں اسلامی نقطہ نگاہ سے ' قرآن و سنت اور اجماع امت کے دلائل ذکر کئے جا چکے ہیں کہ یہ حرام ہے اور پھر ہم نے عہد جاہلیت کے عقلاء و دانشوروں کے متعدد حوالے بھی ذکر کئے ہیں جو کہ نہ صرف مسلمانوں کے لئے قابل توجہ ہیں بلکہ اس کے ساتھ ہی غیر مسلموں کے لئے بھی باعث عبرت ہیں کہ اسلام سے پہلے کے لوگ بھی اس کو ناپسند کرتے اور پینے سے اجتناب کرتے تھے۔

ا۔ دینی مضرات

قرآن و سنت' آثار صحابہ اور آثار تابعین کے ضمن میں شراب کے دینی مضرات و نقصانات تو قدرے تفصیل سے ذکر کئے جا چکے ہیں کہ آیات مائدہ میں و یصدکم عن ذکر اللہ و عن الصلاۃ فرما کر اللہ نے اسے ذکر الٰہی اور نماز سے روکنے والا قرار دیا ہے۔ ایسے ہی زنا کاری' قتل اور دیگر فواحش ' برائیوں کو پھیلانے کا سبب بھی ہے۔ جن کی تفصیل میں جانے کی اب ضرورت نہیں ہے۔ البتہ مسلمانوں کے لئے بالخصوص اور غیر مسلموں کے لئے بالعموم ہم شراب کی دیگر مضرتیں' برائیاں اور نقصانات ذکر کرنا مناسب سمجھتے ہیں جنہیں ہر مسلم و غیر مسلم محسوس کر سکتا ہے اور ہر صاحب عقل شخص بلا لحاظ دین و مذہب سمجھ سکتا ہے کہ جس چیز میں یہ آفات اور بلائیں پائی جاتی ہیں وہ کبھی غم کو بھلانے اور " سکون مہیا کرنے" کا ذریعہ ہرگز نہیں ہو سکتی۔

۲۔ اخلاقی مضرات

اس سلسلہ میں آیئے! سب سے پہلے اس کے اخلاقی مضرات و نقصانات کا

جائزہ لیں۔ ہر صاحب عقل و خرد جانتا ہے کہ شراب نوشی کے بعد جب کوئی شخص عقل و خرد سے تہی دست ہو جاتا ہے اور گلی بازار یا برلب سڑک گرتا پڑتا اور لہراتا، ڈگمگاتا پکڑا جاتا ہے، تو ایسی حالت میں بظاہر کوئی کتنا ہی سفید پوش اور شریف النفس ہو سرکاری اہل کاروں اور دیکھنے والوں کی نظر میں ذلیل و خوار اور تماشا بن جاتا ہے اس کا تمام تر اخلاقی بھرم ختم ہو جاتا ہے۔ ایسے واقعات آئے دن پیش آتے ہی رہتے ہیں اور آج کوئی بھی معاشرہ ایسے لوگوں سے خالی نظر نہیں آتا

ایک شرابی کا چشم دید واقعہ

لہٰذا اس قباحت کو ثابت کرنے کے لئے کسی دلیل اور زندہ مثال کی ضرورت تو نہیں لیکن سامان عبرت کے طور پر ہم یہاں ایک عالم شیخ حمود التویجری کی فقہ کی کتاب "الدلائل الواضحات علی تحریم المسکرات و المفترات" کے حوالہ سے ان کا چشم دید واقعہ ذکر کئے دیتے ہیں۔ موصوف اپنی مذکورہ کتاب میں لکھتے ہیں کہ میں ایک دن بازار سے گزر رہا تھا کہ ایک شرابی پر نظر پڑی، نوعمر بچے اس کے پیچھے لگے ہوئے تھے اور شرابی پر آوازے کس رہے تھے اور وہ ان کے آگے آگے انتہائی ذلیل حالت میں چلا جا رہا تھا۔ آگے ایک جگہ کچھ پانی اور کیچڑ آ گیا تو وہ اس میں جا گرا اور بچے مسلسل اسے برا بھلا کہہ رہے تھے اور کنکر و پتھر بھی مار رہے تھے اور جب میں نے یہ رسوا کن منظر دیکھا تو مجھے علماء اسلام میں سے ابن ابی الدنیا" کا وہ قول یاد آ گیا۔ جس میں وہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک شرابی کو دیکھا جو اپنے ہاتھ پر پیشاب کر کے اسے اپنے چہرے پر مل رہا تھا۔ (وضو کر رہا تھا) اور زبان سے کہہ رہا تھا کہ ہر قسم کی تعریف اس ذات کے لئے ہے جس نے اسلام کو نور اور پانی کو طہور (ذریعہ طہارت) بنایا ہے۔ (الدلائل الواضحات علی تحریم المسکرات و المفترات طبع مطابع القصیم ریاض سعودی عرب ص ۸۷ تفسیر

المنار ۲ ، ۳۲۸ ' تفسیر قرطبی ۲ ، ۳ ، ۵۷)

شرابی کے اخلاقی انحطاط و گراوٹ کے دو اور واقعات

شراب کے نشے سے انسان اخلاقی انحطاط و گراوٹ کی اس حد تک اتر آتا ہے کہ اسے ذلیل سے ذلیل حرکت کرتے ہوئے بھی شرم نہیں آتی اور شرم بھی کیا آئے کہ اس میں عقل و ہوش نام کی کوئی چیز بھی باقی نہیں رہتی۔ شیخ تویجری نے اپنی اسی کتاب میں لواطت و اغلام بازی کے دو واقعات بھی نقل کئے ہیں اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ شرابی نہ صرف عقل سے ہی تہی دست ہو جاتا ہے بلکہ اخلاقی اعتبار سے بھی دیوالیہ ہو جاتا ہے۔

۱۔ شیخ حمود لکھتے ہیں کہ ایک شرابی رات کے وقت نشہ کی حالت میں اپنے گھر سے نکلا' اور کسی بوڑھے آدمی کے کمرے میں جا گھسا وہاں جا کر اس سے یہ مطالبہ کرنے لگا کہ میرے ساتھ قوم لوط والا فعل (طوالت) کرو۔ شیخ نے انکار کرتے ہوئے اسے زجرو توبیخ کی۔ شرابی نے کہا یا تو میرے ساتھ یہ فعل کرو ورنہ میں تمہارے ساتھ یہی کام کروں گا۔ وہ بوڑھا شور مچانے لگا تو اس کی چیخ و پکار سن کا پڑوسی آ گئے اور اس شرابی کو اس کے پاس سے نکالا۔

۲۔ اور دوسرا واقعہ بیان کرنے سے پہلے شیخ موصوف لکھتے ہیں کہ " مجھے ایک ثقہ شخص نے اپنی بیٹی کے حوالے سے بتایا ہے کہ جس کا شوہر اس درجہ تک بیوقوف تھا کہ اکثر اوقات وہ اپنے ساتھ لچے لفنگے اور ذلیل قسم کے دوستوں کے ساتھ اپنے گھر میں بھی شراب پیا کرتا تھا۔ وہ ثقہ شخص کہتا ہے کہ مجھے میری بیٹی نے بتایا ہے کہ ایک دن اس نے شرابیوں کو کسی سوراخ وغیرہ سے جھانک کر دیکھا تو کیا دیکھتی ہوں میرے شوہر کے دوستوں میں سے ایک شخص اس پر سوار ہے اور اس کے ساتھ طوالت کر رہا ہے۔ (الدلائل ص ۴۰ ۔ ۴۱)

ایسے واقعات اور قیس بن عاصم المنقری کا عہد جاہلیت والا واقعہ جس میں وہ شراب کی حالت میں اپنی بیٹی کے بالوں کی چوٹی پکڑ لیتا ہے اور چاند پر نظریں جمائے ہزیان بکتا ہے۔ اور ہوش آنے پر نہ صرف شراب کو اپنے اوپر حرام کرلیتا ہے بلکہ شراب کی برائیوں پر مشتمل کتنے ہی شعر بھی کہتا ہے۔

اور روزنامہ اخبارات میں وقتاً فوقتاً شائع ہونے والے واقعات پر غور کیا جائے تو یہ بات سمجھنے میں کوئی مشکل نہیں رہ جاتی کہ شراب کے نشے میں انسان ماں، بہن، بیٹی جیسے رشتوں کے تقدس کو بھی پامال کر جاتاہے اور یہ اخلاقی گراوٹ کی بدترین شکل ہے۔ اس کے ساتھ نبی ﷺ کے اس ارشاد کی صداقت بھی روز روشن کی طرح سامنے آ جاتی ہے جسے ابن ابی حاتم نے اپنی تفسیر میں ذکر کیا ہے۔ جس میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور ایک روایت میں عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ آپ سے شراب کے بارے میں پوچھتے ہیں تو آپ ﷺ فرماتے ہیں:

ھی أکبر الکبائر و ام الفواحش من شرب الخمر ترک الصلاۃ و وقع علی امہ و خالتہ و عمتہ (الزواجر ۲ ر ۱۵۶ الخمر، ام الخبائث ص۱۶)

یہ شراب کبائر میں سے بھی بڑا گناہ ہے اور جو شخص شراب پیتا ہے وہ تارک نماز ہو جاتا ہے اور اپنی ماں، خالہ اور پھوپھی سے بھی برائی کر بیٹھتا ہے۔

رشتوں کے تقدس کو یوں حیوانوں کی طرح پامال کرنے کے علاوہ شرابی شخص نہ صرف یہ کہ بے قصور لوگوں کے قتل سے ہاتھ رنگتا ہے بلکہ اپنے اقرب رشتہ داروں کو بھی معاف نہیں کرتا۔

علامہ ابن رجبؒ نے محمد بن ہارون بلخی کے بارے میں لکھا ہے کہ وہ شراب نوشی پر مصر تھا۔ شعبان کا آخری دن آگیا اور وہ نشہ سے تھا (صبح رمضان شریف شروع ہو رہا تھا لہٰذا) اس کی ماں نے اسے ناراض ہو کر ملامت کی جبکہ

وہ تنور میں آگ جلا رہی تھی۔ اس بدنصیب و شقی القلب انسان نے ماں کو پکڑا اور دھکتے تنور میں ہی جھونک دیا۔ جس سے وہ جل مری۔ بعد میں اس نے توبہ توکرلی اور عبادت گزار بھی ہوگیا مگر کسی نے خواب میں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے باہم لڑنے جھگڑنے والے لوگوں کو تو بخش دیا مگر اس بلخی کو نہیں بخشا۔ (بحوالہ دلائل الواضحات ص ۸۷)

مختصر یہ کہ کتاب " المسکرات و المفترات و مضارھا" کے مولف ڈاکٹر اسعد بک الحکیم کے بقول نشہ انسان کی طبیعت و غرائز کو فاسد کر دیتا ہے۔ قوت عمل اور انفعال یا اثر پذیری کو کمزور کر دیتا ہے۔ وہ خانگی و ازدواجی شعور کھو دیتا ہے۔ اسے اپنے اہل و عیال (بیوی ' بچوں) کی طرف سے عائد ہونے والی نان و نفقہ ' پرورش و نگرانی کی ذمہ داری کی کوئی پرواہ نہیں ہوتی۔ اسے تو بس ایک ہی لگن ہوتی ہے کہ نشہ کیسے پورا ہو۔ اور اپنی اس ضرورت کو پورا کرنے کے لئے وہ ہر گھٹیا اور غیر اخلاقی جرم کرنے پر آمادہ ہو جاتا ہے اور عزت و آبرو پر غیرت کھانا کیا ہوتا ہے؟ یہ اسے کچھ بھی معلوم نہیں رہتا۔ (المسکرات و المفترات و مضارھا ص ۳۲ طبع مصر دار الکتاب العربی موقف الاسلام من الخمر ص ۴۲ - ۴۳)

اخلاقی پستی کا ایک اور واقعہ

جیسے ایک واقعہ امور اسلامیہ قطر کے رئیس شیخ عبداللہ ابراہیم انصاری نے اپنے رسالہ میں بھی ذکر کیا ہے جو کہ دراصل "انسداد منشیات" کے موضوع پر ۱۹۷۶ء میں میکسکو میں ہونے والی ایک انٹرنیشنل کانفرنس کے لئے بطور لیکچر تیار کیا گیا اور بعد میں اسے رسالے کی شکل میں شائع کروا کر تقسیم کیا گیا تھا۔ موصوف اس میں لکھتے ہیں کہ شراب پینے کے بعد شرابی لوگ جب عقل و ہوش کھو بیٹھتے ہیں تو پھر وہ ہر جرم کو کر گزرتے ہیں۔ اور نوبت یہاں تک بھی آ جاتی ہے کہ شرابی شخص اپنی بیوی دوسروں کے سپرد کر دیتا ہے تاکہ وہ اس سے

برائی کریں اور اس میں وہ کوئی حرج نہیں سمجھتا اور لکھا ہے کہ کتنی ہی ایسی حکومتیں ہیں کہ جن کی زیر کفالت لاتعداد ایسے بچے پرورش پا رہے ہوتے ہیں جن کے باپوں کا پتہ ہوتا ہے نہ ماؤں کا اور ان میں سے اکثریت ایسے بچوں کی ہوتی ہے جن کے وجود کا سبب عموماً وہ تقریبات ہوتی ہیں جن میں شراب و شباب کا دور چلتا ہے اور جب نشہ سے دھت ہو جاتے ہیں تو پھر زنا اور لواطت کے ارتکاب پر اتر آتے ہیں اور کبھی تو شرابی سے ایسے جرائم سرزد ہو جاتے ہیں جو کہ انتہائی قبیح او رسوا کن اور درد ناک ہوتے ہیں۔ وہ اپنے مشاہدات میں سے ایک واقعہ کا ذکر کرتے ہیں کہ ایک شخص نے اپنے گھر میں شراب پی اور اتنی پی لی کہ عقل و ہوش کھو بیٹھا۔ تب اس نے چھری پکڑی اور اپنی حاملہ بیوی کا پیٹ چاک کیا، پھر شیر خوار بچے کو قتل کیا اور پھر اس سے بڑی بیٹی کو موت کے گھاٹ اتارا اور اس چیخ و چنگاڑ کی وجہ سے بعض پڑوسی آ پہنچے تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہ شخص بالکل عریاں و ننگا ہے اور یہ ہزیان بک رہا ہے کہ اس نے دوپہر کے کھانے کے لئے مرغیاں ذبح کی ہیں اور اس کے پکڑے جانے اور جائے وقوعہ کا معائنہ کرنے پر معلوم ہوا کہ اس نے نشہ کر رکھا تھا اور بچی کچھی نشہ آور اشیاء اس کے بستر کے پاس پائی گئیں اور تحقیق واقعہ کے لئے جب اس سے قے کروائی گئی تو اس نے اتنی بدبودار قے کی جس سے قریب تھا کہ پاس موجود لوگوں پر غشی طاری ہو جائے۔ (الخمر ام الخبائث ص ۱۶، ۱۷)

یہ بھی اپنی نوعیت کا کوئی ایک ہی واقعہ نہیں بلکہ اخبارات شاہد ہیں کہ ایسے واقعات رونما ہوتے ہی رہتے ہیں اندازہ فرمائیں کہ قانون کے ڈر سے اپنے گھروں میں بیٹھ کا شراب نوشی یا دوسرا کوئی نشہ کرانے والے ایسے جرائم کا ارتکاب بھی کرتے رہتے ہیں ۔ اب سوچنے کی بات یہ ہے کہ وہ چیز جس کے پینے یا استعمال کرنے سے انسان اتنا مبہوت و مدہوش ہو جائے، اس کا دماغ ایسا ماؤف ہو جائے کہ اسے نہ تو رشتوں کا تقدس یاد رہے نہ پرائے کی پہچان ہو اور نہ

انسان اور مرغی میں فرق کر سکے بلکہ اپنے ہی گھر اپنے ہی ہاتھ سے آگ لگا لے۔ بیوی' بیٹے اور بیٹی کے لئے بدترین قاتل شمار ہو اور اہل خانہ کے مابین شیطان ننگا ناچ رہا ہو۔ان حیا سوز و اخلاق باختہ امور پر انگیخت و آمادہ کرنے والی چیز بھلا حلال کیسے ہو سکتی ہے؟ مذاہب عالم میں سے دنیا کا کوئی بھی معقول مذہب ہرگز ایسا نہیں ہو سکتا جو اسے جائز و روا قرار دے۔ کوئی ہندو ہو یا سکھ ۔ چاہے کوئی یہودی ہو یا عیسائی' کسی کا مذہب اس کو اجازت نہیں دیتا نہ ہندو مت' اسے جائز قرار دیتا ہے اور نہ سکھ ازم اور ہماری نظر میں اگرچہ مطلقاً شراب نوشی میں تو نہیں۔ البتہ شراب پینے میں بے احتیاطی کرنے کے اعتبار سے سکھ سب سے آگے ہیں جبکہ کہ خود ہم نے کئی سکھ نوجوانوں سے پوچھا ہے کہ کیا تمہاری مذہبی تعلیمات اس کی اجازت دیتی ہیں؟ انہوں نے صاف نفی میں جواب دیا ہے اور بتایا کہ ہمارے مذہب میں بھی شراب نوشی کی اجازت نہیں ہے۔ غالبا یہی معاملہ ہندو مت کی تعلیمات میں بھی ہے اور کوئی یہودی یا عیسائی اہل کتاب اس بات کا انکار نہیں کر سکتا کیونکہ ان کی کتابوں' عہد قدیم اور عہد جدید میں اس کی ممانعت کرتی ہیں۔چنانچہ عہد قدیم یا تورات کے صحیفہ اشعیاہ میں ہے۔ " ان لوگوں کے لئے تباہی ہے جو صبح کو پیچھے رہ جانے والوں کے لئے شراب تیار کرتے ہیں جو انہیں بھڑکاتی رہتی ہے۔ جنگ و رباب' دف و بانسری جیسے ساز اور شراب ان کی دعوتوں کا لازمی جزو ہو گئے ہیں۔ یہ اپنے رب کے فضل اور اپنے ہاتھوں کی کارستانیوں کو نہیں دیکھتے (صحیفہ اشعیاہ باب ۵ فقرہ ۱۱)

اور آگے چل کر باب ۲۸ کے فقرہ اول میں شراب نوشی کرنے والوں کو ویل و بربادی کی خبر دی گئی ہے۔ اور عہد جدید یا موجودہ انجیل اہل افستس کے نام پر جو پولس کا خط منقول ہے۔ اس کے باب ۵ فقرہ ۱۸ میں ہے شراب پی کر مدہوش مت بنو کیونکہ شراب میں بے حیائی و نفس پرستی ہے۔ اور آگے چل کر اس مکتوب میں پولس نے نشہ باز کی صحبت سے روکا ہے۔ اور یکی خبر دی ہے

کہ نشہ باز لوگ آسمانی حکومت کے وارث نہیں ہوں گے۔ (تفسیر المنار از علامہ رشید رضا المصری جلد ہفتم ص ۸۶-۸۷)

تورات و انجیل کے ان حوالوں سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ اگر کوئی شخص یہ کہنا چاہے کہ پہلے آسمانی صحائف میں شراب کی ممانعت نہیں آئی تو وہ کم علمی میں مبتلا ہے یا پھر دھوکہ دہی سے کام لے رہا ہے ورنہ پہلی کتاب میں بھی شراب کی مذمت کی گئی ہے۔ اس سے منع کیا گیا ہے۔ اور علامہ رشید رضا مصری نے اپنی تفسیر "المنار" میں لکھا ہے کہ پہلی شریعتوں میں حرمت شراب میں اتنی شدت نہیں تھی جتنی شریعت اسلامیہ میں ہے' اس کی وجہ ایک تو اس کی وجہ ایک تو ان کی شراب پر فریفتگی و شیفتگی تھی جسے ابتدا میں خود اسلام نے ملحوظ رکھا اور تدریجی حرمت کو اختیار کیا۔ اور دوسری وجہ یہ کہ پہلی شریعتوں میں شراب و منشیات کی مذمت کر کے گویا ایک طرح سے تمہید بیان کی دی تھی کہ شراب عنقریب شدت کے ساتھ حرام قرار دی جانے والی ہے اور تکمیل دین کے سلسلہ میں کئے گئے اقدامات میں سے ایک اقدام شراب کو حرام قرار دینا بھی ہے۔ اب یوں کہا جا سکتا ہے کہ پہلی شریعتوں میں شراب کے بارے میں تمہید تحریم تھی اور آخری آسمانی شریعت اسلامیہ میں تکمیل تحریم

(تفسیر المنار ص ۸۵-۸۷)

شراب نوشی کے اخلاقی مضرات و نقصانات مسلم و غیر مسلم ہر فرد کے لئے برابر لمحہ فکریہ ہیں اور یہی معاملہ اس کے کئی دوسرے نقصانات کا بھی ہے۔

۳۔ معاشرتی و اجتماعی مضرات

ان میں سے آپ حیات انسانی کے معاشرتی پہلو کو ہی لے لیں اور اندازہ کر لیں تو معلوم ہو جائے گا کہ شراب نوشی معاشرتی اعتبار سے سوسائٹی کے لئے کتنی نقصان دہ بلکہ سم قاتل اور زہر ہلاہل کا درجہ رکھتی ہے اور شراب کے معاشرتی و اجتماعی نقصانات کا صحیح تخمینہ تبھی لگایا جا سکتا ہے جب معاشرے کی

اصل حقیقت اور اس کے اصول و ضوابط پر نظر ہو' ہم اس کی تفصیل میں نہیں جائیں گے بلکہ صرف اتنا کہنے پر ہی اکتفاکرتے ہیں کہ کسی بھی فلاحی ریاست و مملکت میں کوئی معاشرہ تبھی خوشگوار کہلوا سکتا ہے جب اس کے تمام افراد باہم متحد و متفق ہوں۔ جس کی آسمانی کتب میں بھی توجہ دلائی گئی ہے۔ مثلا آخری آسمانی کتاب قرآن کریم کی سورۃ آل عمران میں ارشاد الہی ہے

و اعتصموا بحبل الله جميعا و لا تفرقوا و اذكروا نعمة الله عليكم اذ كنتم اعداء فالف بين قلوبكم فاصبحتم بنعمته اخوانا و كنتم على شفا حفرة من النار فانقذكم منها كذلک يبين الله لكم آياته لعلكم تهتدون

سب مل کر اللہ کی رسی (یعنی اس کے دین) کو مضبوطی سے پکڑ لو اور تفرقہ میں مت پڑو۔ اللہ کے اس احسان کو یاد رکھو جو اس نے تم پر کیا ہے۔ تم ایک دوسرے کے دشمن تھے اس نے تمہارے دل جوڑ دیئے اور اس کے فضل و کرم سے تم بھائی بھائی بن گئے' تم آگ سے بھرے ہوئے ایک گھڑے کے کنارے پر تھے اللہ نے تم کو اس سے بچا لیا۔ اسی طرح اللہ اپنی نشانیاں تمہارے سامنے روشن کرتا ہے شاید کہ ان علامتوں سے تمہیں اپنی فلاح کا سیدھا راستہ نظر آ جائے۔

آسمانی کتب کی تعلیمات میں تو باہمی اتحادو اتفاق کی تاکید کی گئی ہے جبکہ یہ شراب اختلاف و انتشار اور تفکک و تشتت کے بیج بونے کا باعث ہوتی ہے۔ اور افراد معاشرہ میں بغض و عداوت کو جنم دیتی ہے۔ اہل و عیال اور دوست و احباب کو ایک دوسرے کے سامنے لا کھڑا کرتی ہے جس سے دلوں میں میل اور بعد پیدا ہوتا ہے اور کبھی کبھی تو نوبت باہم مارپیٹ تک پہنچ جاتی ہے اور بعض اوقات بے قصور لوگ قتل ہو جاتے ہیں اور کئی پاکباز لوگوں کی پگڑیاں اچھالی جاتی ہیں اور ان کی عزت و آبرو پر ہاتھ ڈالا جاتا ہے اور شراب کے ان معاشرتی نقصانات کا اندازہ ماضی میں پیش آنے والے اور روز مرہ میں واقع ہونے والے

حوادث و واقعات سے لگایا جا سکتا ہے۔

ایک واقعہ شراب کی تحریم کے نزول سے پہلے صحابہ رضی اللہ عنہم کے مابین رونما ہوا تھا۔ صحیح بخاری و مسلم و سنن ابوداؤد میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو غزوہ بدر کی غنیمت اور خمس سے دو اونٹنیاں ملیں جنہیں بیچ کر وہ حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے ساتھ اپنی شادی اور ولیمہ کے مصارف پورا کرنا چاہتے تھے جس گھر کے پاس وہ اونٹنیاں بندھی ہوئیں تھیں اس گھر میں بعض انصار اور حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہم جمع تھے۔ شراب کا دور چلا مغنیہ نے ساز و آواز کو حرکت دی اور اشعار میں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا نام لے کر انہیں جوش دلایا تو وہ تلوار کی طرف لپکے اور جا کر دونوں اونٹنیوں کی کوہانیں کاٹ دیں، پیٹ چاک کئے اور کلیجے نکال لئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے۔

فلم املک عینی حیں رایت ذالک المنظر

جب میں نے وہ منظر دیکھا تو مجھے اپنی آنکھوں پر کوئی اختیار نہ رہا(یعنی بے اختیار میری آنکھیں اشکبار ہو گئیں) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر سارا ماجرا کہہ سنایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چادر منگوائی اور اس طرف چل دیئے حضرت علی رضی اللہ عنہ زید بن حارث رضی اللہ عنہ بھی پیچھے ہو لئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اجازت لے کر اس گھر میں داخل ہوئے اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو ملامت کی جب کہ وہ نشے کی حالت میں تھے اور آنکھیں سرخ تھیں اسی حالت میں انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پاؤں سے لے کر سر تک بغور دیکھا اور زبان سے یوں گویا ہوئے

و ھل انتم الا عبید لابی

تم سب لوگ میرے باپ ہی کے غلام ہی تو ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان الفاظ سے ان کی دماغی کیفیت کا اندازہ کر لیا اور اسی وقت واپس لوٹ آئے

(جامع الاصول ۴ ـ ۷۹)

شراب کے حرام کیے جانے سے پہلے کے اس واقع کی جزئیات پر غور کیا جائے تو شراب کی معاشرتی قباحتیں نکھر کر سامنے آ جاتی ہیں۔

اسی طرح صحیح مسلم' ابو داؤد' مسند احمد اور سنن بیہقی کے حوالہ سے ہم نے ایک واقعہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا بھی ذکر کیا تھا کہ شراب کے نشے میں انصار و قریش نے ایک دوسرے پر فخر کرنا شروع کیا ایسے میں ایک انصاری نے اونٹ کے جبڑے کی ہڈی حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے منہ پر دے ماری جس سے ان کی ناک پھٹ گئی اور اسی موقع پر سورہ مائدہ کی آیات ۹۰ اور ۹۱ نازل ہوئی تھیں (مسلم مع النووی ۸ ر ۱۵ ر ۱۸۶ ر ۱۸۷' تفسیر قرطبی ۳ ر ٦ ر ۲۸٦ ر ۲۸۷ زاد المسیر ۲ ر ۴۱٦' تفسیر کبیر رازی ۳ ر ۵ ر ۴۰ ابن کثیر اردو ۲ ر ۱۹)

ایسے ہی ایک تیسرا واقعہ نسائی و بیہقی' مستدرک حاکم اور تفسیر ابن جریر و ابن کثیر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انصار کے دو قبیلوں سے تعلق رکھنے والے لوگوں نے شراب پی اور نشے کی حالت میں دست درازیاں کرنے لگے۔ ہوش آنے پر ایک دوسرے کے چہروں' سروں اور داڑھیوں پر دست درازیوں کے نشانات پائے گئے تو کہنے لگے کہ میرے ساتھ یہ حرکت میرے فلاں فلاں بھائی نے کی ہے اگر وہ میرا ہمدرد ہوتا تو ایسا نہ کرتا اور اس واقعہ سے قبل وہ ایک دوسرے کے بارے میں کوئی حسد و بغض اور عداوت و کدورت نہیں رکھتے تھے مگر اس واقعہ کے بعد ان میں یہ چیزیں آ گئیں تو اللہ نے سورہ مائدہ کی مذکورہ آیات نازل فرمائیں۔

ان واقعات پر شراب کو حرام قرار دینے والی آیات کا نزول اور شراب نوشی کے نتیجہ میں ایسے واقعات کا ظہور اس بات کا ثبوت ہے کہ شراب ابلیس کا ایک خطرناک ہتھیار ہے اور اس کے زہریلے تیروں میں سے ایک تیر جس کے

ذریعے وہ لوگوں میں بغض و عداوت اور کدورتیں پیدا کرتا ہے

اور شراب کے معاشرتی بلکہ ملکی و بین الاقوامی سطح پر محسوس کیے جانے والے نقصانات میں سے ایک افشائے راز بھی ہے چنانچہ فوجی مصالح اور سیاسی اغراض و مقاصد کے حصول کے لئے بھی اسے استعمال کیا جاتا ہے اور شراب کے نشے میں بڑے بڑے اور قیمتی راز اگلوا لئے جاتے ہیں۔ بغض و عداوت کے مذکورہ واقعات کے علاوہ اور افشائے راز کے واقعات بھی بکثرت اور معروف ہیں۔ غرض اس شراب نے کتنی کدورتیں پیدا کیں' کتنی عداوتوں کے بیج بوئے' کتنے اتحادوں کا شیرازہ بکھیرا' کتنی امتوں اور قوموں کا نام و نشان مٹا دیا' کتنی جنگوں کی آگ بھڑکائی' کتنے خاندانوں میں اختلاف و افتراق کی خلیجیں حائل کیں اور نہ صرف پیار کرنے والوں میں نفرت پیدا کر دی بلکہ بے شمار دل و دماغ چاٹ لیے ہیں جن کے ذکر سے جہاں تاریخ کے اوراق بھرے پڑے ہیں جن سب کو ذہن میں رکھ کر بجا طور پر کہا جا سکتا ہے کہ یہ شراب جہاں معاشرے کے لئے ایک مہلک بیاری ہے۔ وہاں قوموں کے لئے جان لیوا کینسر عفانا الله منها

۴۔ مادی یعنی جانی و مالی مضرات

گزشتہ صفحات میں شراب نوشی کے دینی و اخلاقی اور معاشرتی و اجتماعی نقصانات اور برائیوں کا تذکرہ کیا گیا ہے اور یہ بات بھی واضح کی گئی ہے کہ اخلاقی اور معاشرتی و اجتماعی برائیوں میں مسلم و غیر مسلم ہر فرد معاشرہ کے لئے برابر سامان عبرت ہے اور یہی صورت حال شراب کے مادی یعنی جانی و مالی نقصانات میں بھی ہے۔ اس میں بھی مسلم و غیر مسلم میں کوئی فرق نہیں کیونکہ جان جیسے کسی مسلمان کو پیاری ہے ویسے ہی غیر مسلم کو' مال کا ضیاع و نقصان جتنا کسی مسلمان کو ناگوار ہے اتنا ہی غیر مسلم کو ناپسند اور اس سے کسی کو انکار کی کوئی گنجائش نہیں کہ شراب میں بے شمار جانی و مالی نقصانات بھی پائے جاتے

ہیں۔ یہ امیر لوگوں کو فقیر بنا دیتی ہے اور شراب و جوئے کی جسے لت پڑ جائے وہ تمام خوشحالیاں اور سعادتیں کھو بیٹھتا ہے اور اپنا نشہ پورا کرنے کے لئے زمین و جائیداد حتی کہ اپنا رہائشی مکان بھی بیچ دیتا یا کم از کم گروی رکھ دیتا ہے جو کسی کی شقاوت و بد حالی کی بد ترین منزل ہے۔ آغاز میں جب پیسے وافر مقدار میں ہوتے ہیں تو جدید ترین اور مہنگی سے مہنگی قسم کی شرابیں خریدتا ہے جوں جوں دولت کی ڈھلتی چھاؤں اور اس کا سایہ سر سے ہٹ جاتا ہے۔ شراب خانوں کے سیلز مین کی منتیں سماجت کرتا اور ان کے جوتے چٹخاتا ہے جو کہ ذلت و رسوائی کا آخری درجہ ہے۔

ایک ماہر اقتصادیات کا تجزیہ

اور شراب و دیگر نشہ آور شیاء کی مالی و جانی تباہ کاریوں کو واضح کرنے کے لئے ڈاکٹر اسعد بک الحکیم نے انی کتاب "المسکرات وأضرارھا" کے ص ۳۱ پر کسی انگریز ماہر اقتصادیات کا تجزیہ نقل کیا ہے جس میں وہ کہتا ہے کہ اگر کسی بھی ایک ملک و قوم کے ان اموال کو جمع کیا جائے جنھیں وہ شراب تیار کرنے کا میٹیریل خریدنے پر صرف کرتی ہے اور جو شراب نوشی کے نتیجہ میں عقل کھو دینے والوں کی نگہداشت کے لئے پاگل خانوں پر خرچ کرتی ہے اور ان لوگوں کی تعداد جنھیں وقت سے پہلے ہی موت اپنی آغوش میں لے جاتی ہے اور جو شراب نوشی کے نتیجہ میں موروثی بیماریوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور جو نشہ کی تلاش میں گھر بار چھوڑ جاتے ہیں اور جو شراب نوشی کے نتیجہ میں مختلف بڑے بڑے جرائم کا ارتکاب کر کے قتل اور عمر قید کی سزائیں پاتے ہیں کسی قوم کے ان سب مالی و جانی نقصانات کو جمع کیا جائے تو اخراجات کا مالی مجموعہ کئی بلینز فرنکس سے بھی بڑھ جائے گا اور ان جانی و مالی نقصانات کے سامنے عالمی جنگ کے مالی و جانی نقصانات ہیچ و معمولی نظر آنے لگیں یہی وجہ ہے کہ حکومتیں' علماء اور مختلف قوموں کے تعلیمی طبقات بیک زبان یہ کہنے پر مجبور ہو گئے ہیں کہ ہمارا سب سے

بڑا داخلی دُشمن الکحل یعنی شراب ہے (المسکرات واضرارھا موقف الاسلام من الخمر ص ۳۷ - ۳۸)

اور اس علمی و تجرباتی رپورٹ سے قطع نظر آپ اپنے گردو پیش پر نظر ڈال کر دیکھ لیں تو بات کھل کر سامنے آجائے گی کہ شراب و منشیات کے نتیجہ میں کتنی جانیں اور مال روزانہ ضائع ہوتے ہیں مزدور یا ٹریفک پولیس کی فائلیں چیک کر کے دیکھیں تو بھی اس حقیقت تک پہنچ جائیں گے کہ ہزاروں کی تعداد میں واقع ہونے والے حادثات میں سے اکثر نشہ کی حالت میں ڈرائیونگ کرنے کے نتیجہ میں رونما ہوتے ہیں جن میں جہاں شرابی اور اس کے ساتھ بیٹھے اس کے دوست و احباب اور سامنے والی گاڑی میں سوار لوگوں کی جانیں تلف ہوئی ہیں۔ یا ہڈیاں پسلیاں ٹوٹتی اور ناکارہ و معذور ہوتے ہیں۔ قیمتی و خوبصورت گاڑیاں بھی برباد ہوتی ہیں ۔ اس طرح بھی بیک وقت جانی و مالی نقصانات وجود میں آتے ہیں۔

بقیہ :۔ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ

خرجه الترمذی و ابو حاتم

ترجمہ :۔ حضرت عبد اللہ بن زبیرؓ فرماتے ہیں کہ ابوبکر کا نام عبد اللہ بن عثمان تھا۔ ایک روز حضور اکرم ﷺ نے فرمایا تم دوزخ سے آزاد (عتیق) ہو اس روز سے آپ کا نام عتیق پڑ گیا۔ (بحوالہ ریاض النضرہ)

۳ - عن عائشه ان ابابکر دخل علی رسول الله ﷺ فقال انت عتیق الله من النار فمن یومئذ سمی عتیقا۔ (ترمذی)

ترجمہ :۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت ابو بکر رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے آپ نے فرمایا تم دوزخ سے آزاد ہو اسی روز سے آپ کا نام عتیق پڑ گیا۔